احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ **الفضل** ربوہ

فون: ۴۴۹ — ایڈیٹر: نسیم سیفی — رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد ۴۴-۷۹ نمبر ۱۲۴ | سوموار ۲۵ ذی الحجہ - ۱۴۱۴ھ ' ۶- احسان ۷۳ ۱۳ھش ' ۶- جون ۱۹۹۴ء

نفسانی جھگڑوں کو دین کا رنگ مت دو

وہ خدا جس کی طرف ہم بلاتے ہیں نہایت کریم و رحیم' حیا والا' صادق' وفادار' عاجزوں پر رحم کرنے والا ہے۔ پس تم بھی وفادار بن جاؤ اور پورے صدق اور وفا سے دعا کرو کہ تم پر رحم فرمائے گا۔ دنیا کے شور و غوغا سے الگ ہو جاؤ اور نفسانی جھگڑوں کو دین کا رنگ مت دو۔ خدا کے لئے ہار اختیار کر لو اور شکست کو قبول کر لو تا بڑی بڑی فتحوں کے تم وارث بن جاؤ۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

میں چونکہ خود تجربہ کار ہوں اور تجربہ کر چکا ہوں اور اس وقف کے لئے اللہ تعالیٰ نے مجھے وہ جوش عطا فرمایا ہے کہ اگر مجھے یہ بھی کہہ دیا جاوے کہ اس وقف میں کوئی ثواب اور فائدہ نہیں ہے' بلکہ تکلیف اور دکھ ہو گا۔ تب بھی میں (دین حق) کی خدمت سے رک نہیں سکتا۔ اس لئے میں اپنا فرض سمجھتا ہوں کہ اپنی جماعت کو وصیت کروں اور یہ بات پہنچا دوں آئندہ ہر ایک کا اختیار ہے کہ وہ اسے سنے یا نہ سنے! اگر کوئی نجات چاہتا ہے اور حیات طیبہ یا ابدی زندگی کا طلبگار ہے' تو وہ اللہ کے لئے اپنی زندگی وقف کرے اور ہر ایک اس کوشش اور فکر میں لگ جاوے کہ وہ اس درجہ اور مرتبہ کو حاصل کرے کہ کہہ سکے کہ میری زندگی' میری موت' میری قربانیاں' میری نمازیں اللہ ہی کے لئے ہیں۔ اور حضرت ابراہیمؑ کی طرح اس کی روح بول اٹھے (میں رب العالمین کی فرمانبرداری اختیار کرتی ہوں) جب تک انسان خدا میں کھویا نہیں جاتا' خدا میں ہو کر نہیں مرتا وہ نئی زندگی پا نہیں سکتا۔ (ملفوظات جلد اول ص ۳۷۰)

خدا تعالیٰ کی باتوں کو توجہ سے سننا چاہئے

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی)

انسان اخلاص لیکر اور دل کو صاف کر کے بیٹھے تو چھوٹی سے چھوٹی بات کا بھی بڑا اثر ہوتا ہے دیکھئے رسول کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے چھوٹے چھوٹے فقروں نے صحابہ میں ایسے تغیرات پیدا کر دئے کہ وہ ساری دنیا کے استاد بن گئے۔ مگر آج کل لوگ بڑی لمبی لمبی تقریریں اور لیکچر سنتے ہیں مگر کورے کے کورے ہوتے ہیں۔ وعظ اور لیکچر میں واہ واہ اور (اللہ پاک ہے) کہتے ہیں اور جب اٹھتے ہیں تو ان کے دل اسی طرح صاف ہوتے ہیں جس طرح دھوبی میل نکال کر کپڑا صاف کر دیتا ہے اور لمبے وعظوں اور خطبوں میں سوائے اس کے کہ لیکچرار کا زور اور وقت خرچ ہو۔ کوئی فائدہ نہیں ہوتا۔

میں اس وقت دوستوں کو یہی نصیحت کرنا چاہتا ہوں اگر تم ترقی کرنا چاہتے ہو۔ اگر اپنی اصلاح کی فکر رکھتے ہو۔ اگر خدا تعالیٰ کا قرب حاصل کرنا چاہتے ہو تو جو کچھ تمہیں سنایا جائے۔ کان کھول کر سنو۔ منافقین کے متعلق آتا ہے وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں بیٹھتے مگر باہر جا کر ایک دوسرے سے پوچھتے۔ کیا باتیں ہوئی ہیں۔ کیا وہ باتیں نہیں سنتے تھے؟ سنتے تھے۔ مگر بہروں کی طرح اور دیکھتے تھے مگر اندھوں کی طرح۔ پس اگر کوئی خطبہ اور وعظ سنتا ہے مگر اس پر اثر نہیں ہوتا تو اس خطبہ اور وعظ سننے کا کوئی فائدہ نہیں بلکہ وقت ضائع کرنا ہے۔ تم اگر خدا کا قرب حاصل کرنا چاہتے ہو اگر (دین حق) سے فیض حاصل کرنا چاہتے ہو۔ اگر روحانی ترقی کرنا چاہتے ہو تو میری اس نصیحت کو یاد رکھو کہ خدا تعالیٰ کی باتوں کو سننے کے لئے کان اور دل کھول کر بیٹھو کیونکہ اگر کانوں اور دل پر پردہ ہو تو خدا تعالیٰ اپنی باتیں نہیں سناتا اور اپنی ہتک سمجھتا ہے کہ وہ اپنی نعمت دے اور لینے والا دروازے بند کر کے بیٹھا ہو۔ دیکھو اگر کوئی کسی کو اعلیٰ درجہ کا کھانا دے مگر وہ اسے پھینک دے تو پھر نہیں دیتا۔ اسی طرح اگر خدا تعالیٰ کی طرف سے نعمت آئے اور انسان کا قلب بند ہو تو پھر نہیں دیتا۔

(از خطبہ عید - ۲۵ جولائی ۱۹۲۳ء)

سانحہ ارتحال

○ جماعت احمدیہ راولپنڈی کے مخلص خادم دین ملک محمد شریف صاحب مورخہ ۳۰- مئی بروز سوموار علی الصبح حرکت قلب بند ہو جانے سے انتقال کر گئے۔ آپ کی عمر ۸۰ سال تھی۔ بوقت وفات آپ سیکرٹری اصلاح و ارشاد تھے۔

اسی دن راولپنڈی میں آپ کی نماز جنازہ محترم مجیب الرحمان صاحب ایڈووکیٹ امیر ضلع راولپنڈی نے پڑھائی جس میں احباب جماعت کے علاوہ کثیر تعداد میں غیر از جماعت احباب نے بھی شرکت کی۔ آپ کا جنازہ ربوہ لایا گیا اور ۳۱- مئی کی صبح بعد نماز فجر محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد نے آپ کی نماز جنازہ بیت المبارک کے باہر پڑھائی۔ آپ موصی تھے اس لئے تدفین بہشتی مقبرہ میں ہوئی۔ قبر تیار ہونے پر محترم مولانا سلطان محمود صاحب انور ناظر اصلاح و ارشاد مرکزیہ نے دعا کروائی۔

جملہ احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ دعا کریں اللہ تعالیٰ محترم ملک محمد شریف صاحب کو اپنی جوار رحمت میں جگہ دے۔

○ محترمہ شریفہ حمید صاحبہ اہلیہ چوہدری عبدالحمید صاحب ڈیفنس سوسائٹی لاہور مورخہ ۲۹-۳۰- مئی ۹۴ء کی درمیانی شب لاہور میں وفات پا گئیں۔ موصوفہ موصیہ تھیں۔ ان کا جنازہ ربوہ لایا گیا اور بہشتی مقبرہ میں تدفین ہوئی۔

موصوفہ ڈاکٹر عبدالحمید صاحب چیف میڈیکل آفیسر پاکستان ریلوے کی صاحبزادی اور محترم ڈاکٹر پروفیسر عبدالسلام صاحب کی بھابی تھیں۔

موصوفہ نے ایک لمبا عرصہ بطور صدر لجنہ حلقہ جنوبی چھاؤنی لاہور کام کرنے کی توفیق پائی۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے۔

درخواست دعا

○ مکرم حکیم علی حسن صاحب چک نمبر ۹۸ شمالی ضلع سرگودھا ایک لمبے عرصہ سے بیمار ہیں۔ چند روز سے بخار کی شدت کے باعث طبیعت زیادہ خراب ہے۔ اللہ تعالیٰ شفا عطا کرے

روزنامہ الفضل ربوہ	پبلشر : آغا سیف اللہ۔ پرنٹر : قاضی منیر احمد مطبع : ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت : دارالنصر غربی - ربوہ	قیمت دو روپیہ

٦ احسان ۱۳۷۳ ھش ٦۔ جون ۱۹۹۴ء

وقف - خدا تعالیٰ کی عبادت

کچھ لوگوں نے حضرت امام (ہماری نیک تمنائیں اور دعائیں ان کے لئے ہیں) الاول۔ الثانی۔ الثالث اور الرابع کے ساتھ عہد کر کے اپنی زندگی وقف کی ہوئی ہے۔ اور کچھ لوگ ایسے بھی ہیں کہ انہوں نے باقاعدہ طور پر عہد تو نہیں کیا ہوا لیکن ہمہ وقت خدمت دین میں مصروف رہتے ہیں یا اپنے ہر کام کو اس طرح سرانجام دیتے ہیں کہ گویا یہ دین ہی کا کام تھا۔ یہ لوگ بھی ایک رنگ میں وقف ہی ہوتے ہیں۔

ہر وہ شخص جو کسی نہ کسی طرح خدمت دین میں مصروف رہتا ہے اور اپنے آپ کو وقف سمجھتا ہے اس کے لئے ہم حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے درج ذیل ارشادات یاددہانی کے طور پر پیش کرتے ہیں۔

حضرت فرماتے ہیں۔ "تمہاری زندگی خدا ہی کی راہ میں وقف ہو۔ (صاحب ایمان) کو لازم ہے کہ اس وقت تک عبادت سے نہ تھکے اور سست نہ ہو۔ جب تک یہ جھوٹی زندگی بھسم نہ ہو جاوے اور اس کی جگہ نئی زندگی جو ابدی اور راحت بخش زندگی ہے' اس کا سلسلہ شروع نہ ہو جاوے اور جب تک اس عارضی حیات دنیا کی سوزش اور جلن دور ہو کر ایمان میں ایک لذت اور روح میں ایک سکینت اور استراحت پیدا نہ ہو۔ یقیناً سمجھو کہ جب تک انسان اس حالت تک نہ پہنچے۔ ایمان کامل اور ٹھیک نہیں ہوتا۔ اسی واسطے اللہ تعالیٰ نے یہاں فرمایا کہ تو عبادت کرتا رہ جب تک کہ تجھے یقین کامل کا مرتبہ حاصل نہ ہو اور تمام حجاب اور ظلماتی پردے دور ہو کر یہ سمجھ میں نہ آجاوے کہ اب میں وہ نہیں ہوں جو پہلے تھا' بلکہ اب تو نیا ملک 'نئی زمین' نیا آسمان ہے اور میں بھی کوئی نئی مخلوق ہوں۔ یہ حیات ثانی وہی ہے جس کو صوفی بقاء کے نام سے موسوم کرتے ہیں۔"

ان ارشادات سے یہ بات واضح ہو کر سامنے آتی ہے کہ حقیقی وقف عبادت ہے انسان کو لازم ہے کہ خدا کا ہو رہنے کے لئے اس کی عبادت کرے اور کرتا ہی چلا جائے۔ نہ تھکے نہ ماندہ ہو۔ البتہ عبادت کے سلسلہ میں یہ وضاحت ضروری ہے کہ اگر انسان خدا کے احکام کے مطابق زندگی گذارے تو اس کا ہر کام عبادت بن سکتا ہے۔ وہ روڑی کوٹتا ہو یا ہل چلاتا ہو۔ وہ دفتر میں کام کرتا ہو یا بازار میں دکان پر کام کرتا ہو۔ غرضیکہ اس کا چلنا پھرنا' اٹھنا بیٹھنا' کھانا پینا' سونا جاگنا' ہر بات خدا تعالیٰ کی عبادت بن سکتی ہے۔

حقیقی وقف خدا کا ہو رہنا ہے۔ یہی راحت بخش زندگی ہے۔

> نوید خوش دلی ہم کو ملی ہے
> زمین و آسماں ہمراہ ہوں گے
> اسی صورت اگر ملتے رہے لوگ
> ہمارے ہی گدا و شاہ ہوں گے
>
> ابوالاقبال

شہرِ صدا

دن کو دن کہہ سکوں نہ رات کو رات
کتنی پا در ہوا ہے آپ کی بات

دے رہا ہوں گلی گلی آواز
مانگتا ہوں خلوص کی خیرات

جتنی گھنگھور ہو رہی ہے گھٹا
گھٹ رہی ہیں اسی قدر ظلمات

لب کھلے اور زباں پہ مہرِ سکوت
ہائے شہرِ صدا کی یہ سوغات

لٹتے لٹتے سکونِ دل نہ لٹا
بنتے بنتے بگڑ گئی ہے بات

اپنے چہرے کو اب چھپا کے چلو
غم سے مانوس ہیں بہت آفات

کون اپنے کئے پہ پچھتائے
کون بدلے نسیمؔ کے حالات

نسیم سیفی

توحید کا پیغام پہنچانے کی راہ میں قربانیاں

آپ نے جب توحید کا پیغام دنیا میں پہنچانا ہے تو یاد رکھیں کہ اس راہ میں تکلیفیں دی جائیں گی (------) میں جانتا ہوں کہ اس زمانہ میں توحید کے لئے جتنی جماعت احمدیہ نے قربانیاں دکھائی ہیں دنیا کے پردے پر توحید کے لئے دی جانیوالی ساری قربانیاں ایک طرف کر دیں تو اس کے مقابل پر ان کی کوئی حیثیت نہیں۔ اس زمانہ میں توحید کے نام پر سوائے جماعت احمدیہ کے کسی کو سزا نہیں دی جا رہی۔

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع)

انسان کو انسانیت کے آداب سکھائے جائیں

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع)

امۃ الھادی

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور بچے

اپنی کتاب "رسول کریم ﷺ اور بچے" میں امۃ الھادی مزید کہتی ہیں :-

سب سے بڑھ کر یہ کہ محبوب خدا ﷺ نے یہ فرما کر کہ اے لوگو مجھے تمہاری دنیا میں سے دو چیزیں بہت پسند ہیں ایک خوشبو اور دوسری عورت اور اسے اپنی محبوب ترین ہستی قرار دے کر طبقۂ نسواں کی ہستی کو چار چاند لگا دیئے۔ پس یہ ہیں محمد ﷺ۔ کتنا اعلیٰ اسوہ تھا۔ جو رسول کریم ﷺ نے پیش کیا اور جس کی نظیر ڈھونڈنے سے بھی نہیں مل سکتی۔

رسول مقبول ﷺ عرب کے حاکم تھے۔ دین و دنیا کے بادشاہ تھے مگر آج ہاں آج کون سا ایسا حاکم ہے یا کون سا ایسا بادشاہ ہے جو گلیوں میں پیدل چلتا ہے اور جب وہ کہیں جارہا ہوتا ہے تو مٹی میں کھیلتے ہوئے بچے بھی ٹانگوں سے لپٹ جاتے۔ ہاں۔ ہاں۔ یہ وہی رسول کریم ﷺ ہیں۔ دونوں جہانوں کے بادشاہ محمد مصطفیٰ ﷺ کہ جب وہ بچوں کے پاس سے گزرتے ہیں تو خود ان کو سلام کرتے ہیں ان کے سروں پر پیار سے ہاتھ رکھتے ہیں ان کو محبت سے گود میں اٹھا لیتے ہیں اور جب کوئی پھل یا میوہ آتا ہے سب سے پہلے اس بچے کو دیتے ہیں جو کم سن ہو۔

غرض کہ آپ کی شفقت و محبت کے عطر کی خوشبو سے گلشن اسلام کے ننھے پھول رہتی دنیا تک مہکتے رہیں گے اور آپ کے حسن و احسان کے آفتاب سے منور ہوتے رہیں گے۔ اور دل و جان سے آپ پر درود بھیجتے رہیں گے۔

ہم آپ کو ایک بہت ہی اچھی اور کام کی بات بتا رہے ہیں۔ ایک وقت وہ بھی تھا کہ جب آپ اتنے چھوٹے تھے۔ کہ کچھ بھی نہیں کر سکتے تھے۔ نہ بول سکتے تھے نہ کچھ کھا پی سکتے تھے نہ چل پھر سکتے تھے۔ اس وقت آپ کے ماں باپ نے بڑی محنت سے اور بڑی تکلیفیں اٹھا کر آپ کو پالا۔ کھلایا۔ پلایا۔ پڑھایا سکھایا اور ہر طرح سے آپ کے آرام کا خیال رکھا۔ اس لئے حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے آپ کے لئے اپنے ماں باپ کی اس خدمت گزاری اور احسان کے بدلے میں ان کے ساتھ بھی حسن سلوک فرض قرار دیا ہے۔ ان کا ہر طرح سے خیال رکھو ان کی سچے دل سے خدمت کرو ان کا کہنا مانو اور اگر تم کو اپنی ناسمجھی کی وجہ سے ان کی کوئی بات ناگوار بھی لگے تو درگزر کرو۔ اور انہیں اف تک نہ کہو۔ اور کبھی کوئی ایسی بات یا کام نہ ہو جائے جو ان کو ناراض کرنے والا ہو کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ والدین کی خوشی میری خوشی ہے اور والدین کی ناراضگی میری ناراضگی ہے۔

رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ دوسرے گناہوں کی سزا اگر خدا چاہے تو قیامت پر اٹھا رکھے۔ لیکن [illegible]ں باپ کو [illegible] والے کو ضرور اسی دنیا میں سزا دے دیتا ہے۔ اپنے ماں باپ کو ہمیشہ خوش رکھنا ان کی خوب خوب خدمت کرنا۔ اور وہ بچہ بہت خوش نصیب ہے جو ماں باپ کی خدمت کرتا ہے۔ اور ان کو خوش رکھنے کی کوشش کرتا رہتا ہے اور اس طرح ان کی دعائیں لے کر ساری زندگی کامیابیاں حاصل کرتا ہے۔

آج کے دور میں کوئی بہتر نظام عمل ہے تو وہ صرف اور صرف آنحضرت ﷺ کا ہی طریق عمل ہے جو ہمیں قرآن کریم میں ملتا ہے یا جیسا کہ حضرت عائشہؓ نے فرمایا ہے کہ رسول کریم ﷺ کی ساری زندگی قرآن کریم کی عملی تصویر تھی۔ نیز آپ نے ہر شعبہ زندگی میں واضح طور پر اسوہ حسنہ عطا فرمایا ہے۔ اور آپ نے اپنے پاک نمونہ سے والدین کو تلقین فرمائی ہے اگر تم چاہتے ہو کہ تمہاری قومی زندگی لمبی ہو اور اگر تم چاہتے ہو کہ تمہاری اولاد نسلاً بعد نسلٍ اسلامی تعلیم پر عمل پیرا رہے تو اپنے بچوں کی نگرانی سے غفلت نہ برتو۔ اور ان کے اندر اچھے اخلاق اور عمدہ اوصاف اور بہتر آداب پیدا کرنے کی کوشش کرو اور ہر آن یہ دعا پڑھتے رہو کہ اے خدا تو ہم کو ہماری بیویوں اور بچوں سے آنکھوں کی ٹھنڈک عطا فرما دے اور ہمیں متقیوں کا امام بنا دے۔

اولاد خدا تعالیٰ کی عظیم نعمت ہے اور مقدس امانت ہے۔ جس کی تربیت کی ذمہ داری والدین کے سپرد کی گئی ہے۔ فرمایا ہے اے مومنو اپنے آپ کو بھی اور اپنے بیوی بچوں کو بھی دوزخ کی آگ سے بچاؤ۔ اس سے ظاہر ہے کہ اگر والدین کی تربیت نہ ہو تو اولاد کی تربیت ہو ہی نہیں سکتی۔ سو واضح رہے کہ اولاد کی تربیت کے سلسلے میں عملی نمونہ بنیادی تربیت کا حامل ہے۔ اور جب تک والدین دینی تربیت کا مظہر نہ بنیں اولاد کی تربیت نہیں ہو سکتی۔ پس ضروری ہے کہ پہلے اپنی اصلاح کی جائے۔

> تمہارے ہاتھ اور تمہارے پاؤں اور تمہارے کان اور تمہاری آنکھیں کیونکر گناہ پر دلیری کر سکتی ہیں اگر تمہیں خدا اور جزا سزا پر یقین ہے۔
>
> (حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ستارہ مظفر

حضرت یوسف علیہ السلام

مکرمہ ستارہ مظفر صاحبہ اپنی کتاب حضرت یوسف علیہ السلام میں مزید لکھتی ہیں۔

(جیسا کہ پہلے کہا جا چکا ہے یہ کتاب دراصل بچوں کے لئے لکھی گئی ہے اور اس میں بار بار انہیں سے خطاب کیا گیا ہے)

ہم آپ کو بتاتے چلیں کہ مصر کی شادابی کا انحصار دریائے نیل کی طغیانی پر ہے۔ وہاں بارش نہیں ہوتی۔ اس زمانے میں جن علاقوں سے دریائے نیل میں پانی آتا تھا۔ وہاں بارش نہ ہوئی۔ اور دریا میں طغیانی (سیلاب) نہ آئی اور نہ پانی اردگرد کے علاقوں میں پھیلا کہ جس کو استعمال کر کے وہ لوگ کاشتکاری کرتے تھے۔ اور کھیتوں کو پانی نہ ملا فصلیں نہ کاشت ہو سکیں۔ تو غلے کی کمی ہو گئی اور قحط پڑ گیا۔

حضرت امام جماعت الثانی فرماتے ہیں کہ حدیث میں ہے کہ خواب کے پورا ہونے میں اس کی تعبیر کا بھی بہت دخل ہوتا ہے۔ بری خواب سنانی نہیں چاہئے۔ کیونکہ جب خواب کی تعبیر ہو جاتی ہے تو پھر اللہ کو اس کی غیرت ہو جاتی ہے۔ اور وہ اکثر پوری ہو جاتی ہے۔ اس لئے خواب ہمیشہ کسی بزرگ اور صاحب علم کو سنانی چاہئے۔

ہم بات کر رہے تھے بادشاہ کے خواب کی تعبیر کی۔ ساقی نے جب بادشاہ کو جا کر حضرت یوسف علیہ السلام کی بتائی ہوئی تعبیر بتائی تو بادشاہ نے یہ دیکھ کر کہ اس کے مذہب کے کاہن (مذہبی لوگ) تعبیر نہ کر سکے اور یوسف علیہ السلام نے ایک نہایت اعلیٰ تعبیر بیان کر دی اور مصیبت کا علاج بھی بتا دیا اور اپنے ساقی سے یہ سن کر کہ پہلے بھی آپ کی بتائی ہوئی تعبیریں پوری ہو چکی ہیں۔ انہیں قید سے آزاد کرنا چاہا۔ لیکن حضرت یوسف علیہ السلام کی غیرت نے برداشت نہ کیا کہ وہ اپنی برأت کرائے بغیر قید سے نکلتے انہیں یہ خیال آیا ہو گا اگر میں اس وقت نکل آیا تو بعد میں لوگ میری شکایت بادشاہ سے کریں گے اور وہ شائد ان باتوں کو سچا ہی سمجھ لے۔ اس لئے مناسب ہے کہ ابھی سے سب معاملہ بادشاہ کے سامنے آ جائے۔ تاکہ وہ تحقیق کر کے اپنی تسلی کر لے۔

حضرت یوسف علیہ السلام خدا کے ایک نبی تھے۔ انہوں نے سوچا کہ اگر بادشاہ کے کہنے پر آزاد ہو گا تو یہ سمجھا جائے گا کہ بادشاہ نے رحم کر کے آزاد کر دیا۔ یہ ثابت نہیں ہو گا کہ خدا کا نبی بے قصور تھا۔ اور خدا کے نبی گناہوں سے پاک ہوتے ہیں اس طرح نہ صرف عزت نفس کو ٹھیس پہنچے گی بلکہ میری زندگی کا جو مقصد ہے کہ میں لوگوں کو خدائے واحد کا پیغام پہنچاؤں اس کو بھی نقصان پہنچے گا۔ کہ جو شخص برائیوں سے اپنے آپ کو نہ بچا سکے وہ دوسروں کو کس طرح تبلیغ کر سکتا ہے۔

یہ بھی ممکن ہے حضرت یوسف علیہ السلام کو وحی کے ذریعے علم ہو گیا ہو کہ فلاں کام آپ کے سپرد کیا جائے گا۔ اس لئے پہلے برات کرا لی۔ کہ آپ خیانت کرنے والے نہیں ہیں۔ آپ کے بے گناہ قرار دیئے جانے میں خدا تعالیٰ کی عظمت کا بھی اظہار تھا کہ خدا کے نبیوں کے مقابلے میں جو لوگ کھڑے ہوتے ہیں خدا انہیں کامیاب نہیں کرتا۔ اور جن کو اللہ تعالیٰ بچاتا ہے۔ انہیں کوئی بدی میں نہیں ڈال سکتا۔

آخر میں بادشاہ کے سامنے شہر کی عورتوں اور عزیز مصر کی بیوی نے حضرت یوسف علیہ السلام کے سچے ہونے اور ہر قسم کی برائیوں سے پاک ہونے کی گواہی دی۔ تو آپ نے قید خانے سے باہر آنے پر رضامندی ظاہر کی۔ کیونکہ اب آزاد ہونا آپ کا حق تھا۔ بادشاہ کی بخشش نہ تھی۔

تب بادشاہ نے حکم دیا یوسف علیہ السلام کو میرے پاس لاؤ تاکہ میں اس کو اپنے خاص کاموں کے لئے منتخب کر لوں۔ جب بادشاہ نے حضرت یوسف علیہ السلام سے ملاقات کی تو وہ آپ سے بہت متاثر ہوا کہ آپ کی سچائی' امانت داری اور وفائے عہد کے بارے میں جو کچھ اس نے سنا اور تجربہ کیا تھا۔ اس سے بھی بڑھ کر خوبیوں کے مالک ہیں۔ بات چیت کر کے آپ کی عقلمندی اور ذہانت کا اور بھی قائل ہو گیا۔

اور ایسا ظاہر کیا کہ اب تک یہ جن لوگوں کے پاس رہا وہ ایسے قابل شخص کی قدر نہیں کر سکے اب میں اسے خود اپنے قرب میں جگہ دے کر قدر کروں گا۔

غرض وہ بادشاہ حضرت یوسف علیہ السلام کو ہر طرح سے قابل پا کر خوشی سے کہنے لگا آج سے آپ ہمارے ہاں معزز مرتبہ والے اور اعتباری آدمی شمار ہوں گے۔ یعنی میں آپ پر پوری طرح اعتبار کروں گا۔ بادشاہ نے اپنی سواری کے بعد جو دوسرے درجہ کی سواری تھی وہ حضرت یوسف علیہ السلام کو دی۔ بلکہ شہر میں اعلان کرایا کہ میرے حکم کے بعد دوسرے درجہ پر اس شخص کی حکومت ہو گی۔

اس طرح اللہ تعالیٰ نے بادشاہ کے خواب کے ذریعے حضرت یوسف علیہ السلام کی قید

باقی صفحہ ۶ پر

ترتیب :- ابن الشیخ

مالک رام اپنے ہمعصروں کی نظر میں

روزنامہ الفضل اس سے قبل محترم مالک رام صاحب کے بارے میں مورخہ ۳- فروری ۱۹۹۴ء -۱۶ مئی ۱۹۹۳ء اور ۱۳- اکتوبر ۱۹۹۳ء کو بھی مضامین شائع کر چکا ہے۔

جلیل احمد قدوائی

۱۶- اپریل ۱۹۹۳ء کو (یوم جمعہ) میرے نہایت پیارے دوست مالک رام کا (جن کا نصف صدی سے زائد عرصہ تک "چمنستان غالب" میں طوطی بولتا تھا) انتقال ہو گیا...... یہ خبر عام تھی کہ مالک رام سر محمد ظفراللہ خاں (اس زمانے کے وائسرائے کی کونسل کے ممبر محکمہ تجارت) کے بڑے چہیتے ہیں۔ اور ان کی اسلامی نقاریر کے لئے پس منظری مواد فراہم کرتے ہیں۔ سر ظفراللہ خان سے قریبی روابط ہی کے نام پر اکادکا لوگ یہ کہتے بھی سنے جاتے تھے۔ کہ وہ مسلمان ہو چکے ہیں۔ مگر مصلحتاً اعلان نہیں کرتے (اس وقت تک منتجب ہندوستان میں کم از کم پنجاب سے باہر احمدی یا قادیانی اصحاب کو شدت کے ساتھ خارج از اسلام نہیں قرار دیا گیا یا سمجھا جاتا تھا)۔

یورو کی ملازمت میں وہ غالباً چند ہی ماہ رہے پھر سنا کہ وہ اسکندریہ جانے والے ہیں۔ میں نے اس واقعہ کی تحقیق نہیں کی نہ یہ معلوم ہوا کہ غالب کے سلسلہ میں وہ کیا کر رہے ہیں مگر غالباً شملہ ہی میں یہ خبر گرم ہوئی کہ ظفراللہ خاں صاحب کے پاس اسکندریہ سے ہندوستان کے ٹریڈ کمشنر کی طرف سے ایک ایسے مسلمان کی مانگ آئی ہے۔ جو نہ صرف عربی لکھنے اور بولنے میں اہل اسکندریہ سے ٹکر لے سکے بلکہ اسلام، اسلامی تاریخ اور عربی ادب کا بلند مذاق بھی رکھتا ہو۔ پھر معلوم ہوا کہ ظفراللہ خاں صاحب نے ٹریڈ کمشنر کو جواب میں لکھا۔ یہاں کوئی مسلمان ایسا نہیں مل سکتا۔ اس لئے میں ایک "ہندو مالک رام" کو مقرر کر کے بھیج رہا ہوں جو سینکڑوں مسلمانوں پر بھاری ہے۔" چنانچہ یہ مصر چل دیئے"

(قومی زبان کراچی ص ۲۰ اپریل ۹۴ء)

پروفیسر کلیم سہرامی پروفیسر کلیم سہرامی آف راجشاہی یونیورسٹی (بنگلہ دیش) اپنے مضمون- مالک رام..... ایرن سے ہندوستان تک میں لکھتے ہیں:-

۱۹۶۹ء جون آخر یا جولائی کا اوائل تھا۔ تہران یونیورسٹی میں گرمیوں کی تعطیل تھی۔ ایک دن ڈاکٹر اظہر دہلوی نے کہا کہ مالک رام تہران پہنچ گئے ہیں۔ کل دن کے دس بجے تہران یونیورسٹی کے سامنے کتابوں کی دکان میں خریداری کے لئے آئیں گے۔ اگر ملنا چاہتے ہو تو آجاؤ۔ میں نے کہا انہیں پڑھا تو بہت لیکن دیکھا نہیں اس لئے ضرور آؤں گا۔ چنانچہ حسب وعدہ بر وقت تہران یونیورسٹی کے بالمقابل پہنچ گئے۔ اظہر صاحب نے ایک سن رسیدہ لین دراز شخص "شیروانی ٹوپی میں ملبوس سے میرا تعارف کرایا (جو مالک رام تھے) وہ بہت خوش ہوئے پھر ہم دونوں مالک رام کے ساتھ کتابوں کی دکان کا چکر لگاتے رہے...... اس کے بعد یونیورسٹی کی نو تعمیر مسجد میں گئے۔ جس پر سنگ مرمر کی ایک تختی پر یہ الفاظ کندہ تھے کہ جنرل ایوب خاں صدر پاکستان نے اس کا سنگ بنیاد رکھا۔ پھر ہم ایک کشادہ صحن میں داخل ہوئے جس میں وضو کے لئے حوض بنا ہوا تھا اس سے گزر کر اصل مسجد کا برآمدہ شروع ہوا جہاں ہم سب جوتے اتار کر مسجد کے اندرونی ہال میں داخل ہوئے۔ چاروں طرف نظر دوڑائی۔ گنبد کی چھت میں جلی خط نسخ میں "عربی کی عبارتیں" لکھی ہوئی تھیں۔ ڈاکٹر اظہر نے مالک رام صاحب کی توجہ اس طرف مبذول کراتے ہوئے کہا کہ یہ دیکھئے خطاطی کا فن اب بھی ایران میں زندہ ہے۔ کلام پاک کی آیتیں کس قدر نفیس انداز سے لکھی ہوئی ہیں۔ مالک رام صاحب نے ایک نظر دوڑائی اور چند منٹ بعد فرمایا کہ یہ کلام اللہ کی آیات نہیں ہیں مجھے بڑا ہی تعجب ہوا کہ ایک مسلمان کے نزدیک یہ کلام مجید کی آیتیں ہیں اور ایک غیر مسلم کے خیال میں نہیں۔

ہم لوگ مسجد سے باہر نکلے تو نہایت ادب کے ساتھ مالک رام صاحب سے استفسار کیا کہ اگر ان کا تعلق کلام اللہ سے نہیں تو وہ کیا ہیں۔ انہوں نے مسکرا کر فرمایا پہلے تم بتاؤ۔ میرا ذہن شیعی دینیات کی طرف منتقل ہو گیا۔ میں نے کہا "ناد علی" جس کا تعلق شیعی اعتقاد سے ہے۔ انہوں نے فوراً میری تائید کی اور بہت خوش ہوئے

("قومی زبان- ص ۸۳" اپریل ۹۴ء)

شان الحق حقی نے قطعات تاریخ وفات کہے ہے

وہ محقق، وہ مورخ، نامور (۱۴۱۳ھ)

آہ وہ غالب شناس نکتہ داں (۱۹۹۳ء)

جگن ناتھ آزاد پروفیسر جگن ناتھ آزاد مالک رام (کیا تیرا بگڑتا جو نہ مرتا کوئی دن اور) کے زیر عنوان لکھتے ہیں:-

"- غالباً ۶۴ء میں میں نے قرآن شریف پڑھنے کا عزم کیا۔ ظاہر ہے مالک رام سے بہتر قرآن پڑھانے والا کہاں سے میسر آتا۔ میں نے ان سے درخواست کی۔ انہوں نے قبول کر لی (گویا)

پاسباں مل گئے کعبے کو صنم خانے سے

اس زمانے میں وہ مولانا آزاد کی تصانیف ترجمان القرآن- "غبار خاطر" اور تذکرہ کی ترتیب و حواشی کے کام میں مصروف تھے۔ اور اس سلسلہ میں باقاعدہ ساہتیہ اکیڈمی" کے دفتر میں بیٹھا کرتے تھے۔ میں قریب ہی پریس انفارمیشن بیورو" میں انفرمیشن آفیسر تھا۔ طے یہ پایا کہ میں لنچ اوقات میں ان کے پاس پہنچ جایا کروں گا۔ میں نے پابندی کے ساتھ ان کی خدمت میں پہنچنا شروع کیا اور کلام پاک پڑھنے کی میری دیرینہ آرزو پوری ہونے لگی......

اس ضمن میں جو بات مجھے آج تک متاثر کر رہی ہے اور جس پر میں آج تک عمل پیرا ہوں یہ ہے کہ مالک رام صاحب نے سورۃ فاتحہ شروع کرانے سے قبل مجھے قرآن شریف کو ہاتھوں میں اٹھانے اور میز پر رکھنے کے آداب سے آشنا کیا۔ کلام پاک کا احترام تو مجھے ابتداء ہی سے گھر میں سکھایا گیا تھا۔ لیکن مالک رام صاحب نے میری تعظیم قرآن کی ابتداء اس احترام سے کی اور سورۃ فاتحہ پڑھنے سے قبل ہی مجھے روح مذہب سے آشنا کرنے کی کوشش کی۔"

(مالک نامہ ص بحوالہ ماہنامہ "قومی زبان" کراچی ص ۱۰۴ اپریل ۱۹۹۴ء)

پروفیسر محمد اسلم - "ایک بار مالک رام صاحب کسی کانفرنس میں شرکت کے لئے کابل گئے ہوئے تھے۔ وہاں دو تین مسلمانوں نے ان سے کہا کہ کہیں وہ در پردہ مسلمان تو نہیں ہو گئے انہوں نے فوراً کہا کہ اگر وہ مسلمان ہو جائیں تو انہیں اس پر کیا اعتراض ہے؟"

مالک رام صاحب کے گھر میں آیت الکرسی اور قرآنی آیات کے قطعات آویزاں تھے۔ جناب خالد شمس الحسن نے ایک وڈیو کیسٹ تیار کی ہے جس میں ان قطعات کی بھی عکاسی ہے۔ ان کے ڈرائینگ روم کا ماحول خالصتہ اسلامی تھا اور اس میں ہندو معاشرے کی کوئی معمولی سی جھلک بھی دکھائی نہیں دیتی تھی۔ جو مسلمان انہیں ملنے آتے تھے ان کے لئے جانماز، بھی رکھی ہوئی تھی۔ اب وہ اس دنیا میں نہیں رہے ان کا معاملہ خدائے علیم و خبیر کے ساتھ ہے قرآن کریم کی سورۃ الفتح کی ۲۶ ویں آیت میں یہ ارشاد ہوا ہے کہ ایمان والے مرد اور ایمان والی عورتیں موجود ہیں جنہیں تم نہیں جانتے یعنی ان کے ایمان کا علم صرف خدا کو ہے۔ شائد مالک رام بھی اس زمرے میں شامل ہوں۔"

("مالک نامہ" ص ۶۰ مضمون پروفیسر محمد اسلم)

مالک رام کا آخری خط ندیم کے نام

نئی دہلی

۲۰- دسمبر ۱۹۹۲ء

محب گرامی سلمکم اللہ تعالیٰ، آداب!

یاد آوری کا شکریہ! آپ اندازہ نہیں لگا سکتے کہ آپ کے مختصر گرامی نامے سے میں کتنا متاثر ہوا ہوں۔ آج کل کی دنیا میں یہ چیز نادر ہی نہیں ناپید ہے۔ زندہ باشی و جاوداں باشی۔

میری صحت پچھلے پانچ چھ برس سے رو بانحطاط ہے۔ ۱۹۸۶ء میں دونوں آنکھوں کا آپریشن ہوا۔ عمل جراحی تو ٹھیک رہا لیکن بینائی میں کوئی خاص بہتری نہیں ہوئی۔ ڈاکٹروں نے کہا کہ کچھ بنیادی نقص ایسا تھا کہ اس کے پیش نظر اب اس کے بہتر ہونے کا کوئی امکان نہیں رہا۔

سوائے صبر و شکر کے اور کیا چارہ تھا......

اب یہ حالت ہے کہ اٹکل سے کچھ لکھ تو لیتا ہوں۔ چشمے کے باوجود جب تک ہاتھ میں مکبر شیشہ نہ ہو پڑھنے میں دشواری محسوس ہوتی ہے۔ عام کمزوری کا یہ عالم ہے کہ کچھ نہ پوچھئے۔ سب سے زیادہ تکلیف ٹانگوں میں ہے۔ لڑکھڑاہٹ کا یہ حال ہے کہ سہارے کے بغیر چار قدم نہیں چل سکتا۔ چلتا ہوں تو گر جاتا ہوں۔

غرض یہ ہے روداد۔ اور راضی برضا ہوں۔ وہ جس حال میں رکھے اس کا شکر ادا نہیں کر سکتا۔ پرسوں (۲۲/ دسمبر) عمر رائیگاں کے ۸۶ برس پورے کر لوں گا۔ سب سے زیادہ رنج اس بات کا ہے کہ زاد راہ کے لئے آج تک کچھ نہیں کیا۔ لیکن اب پچھتائے کیا ہوتا ہے"؟

دعا کرتے رہئے کہ انجام بخیر ہو۔ آمین۔ نہ خود اپنے پر بار بنوں نہ دوسروں پر۔ ثم آمین

والسلام والاکرام

خاکسار

مالک رام

(بحوالہ قومی زبان کراچی اپریل ۱۹۹۴ء)

(بشکریہ ہفت روزہ لاہور ۲۸ مئی ۱۹۹۴ء)

یقین دکھ اٹھانے کی قوت دیتا ہے یہاں تک کہ بادشاہ کو تخت سے اتارتا ہے اور فقیری جامہ پہناتا ہے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

شمالی یمن کے حملوں کا "کامیاب" دفاع

عدن کا دفاع خاصا مضبوط ہے- شمالی یمن کی فوجیں بار بار حملے کر رہی ہیں لیکن اس کے باوجود کوئی ایسی پیش رفت نہیں ہوئی جسے حقیقی کامیابی کہا جا سکے- کیوں کہ حملوں کو آرٹلری اور جنگی جہازوں کے ذریعے اتنی شدت کے ساتھ روکا جا رہا ہے کہ باوجود اس کے کہ شمالی یمن کی فوجیں خاصی مضبوط اور طاقت ور ہیں وہ آگے نہیں بڑھ سکیں- جیسے کہ پہلے بھی کہا گیا ہے- یہ جنگ کئی محاذوں پر ہو رہی ہے- شمالی یمن نے یہ تہیہ کیا ہوا ہے کہ وہ عدن کو فتح کرے گا اور جن لوگوں نے یہ اعلان کیا ہے کہ جنوبی یمن ایک آزاد ریاست ہے ان کو باغی تصور کر کے قرار واقعی سزائیں دے گا- لیکن عدن کا فتح کر لینا کوئی آسان بات نہیں اور ویسے بھی عدن کے فتح کئے جانے سے صرف جنوبی یمن کا نقصان نہیں ہو گا بلکہ عرب دنیا بھی آپس میں بٹ جائے گی جو اس جنگ کا سب سے بڑا نقصان ہے کیونکہ موجودہ صورت جس میں سارا یمن ایک اتحادی کیفیت پیش کرتا ہے اور وفاقی طرز کی حکومت پر چل رہا ہے- وہ تمام عرب ریاستوں کو قابل قبول ہے جنوبی یمن کے سربراہ کے ساتھ جو لوگ ہیں وہ اسے کسی صورت برداشت نہیں کریں گے کہ شمالی یمن اسے فتح کر لے اور اسے سزائیں دے بہر حال ابھی تک شمالی یمن زیادہ پیش رفت نہیں کر سکا اور خیال کیا جاتا ہے کہ آئندہ بھی اسے زیادہ کامیابیاں نہیں ملیں گی-

دفعہ ۲۹۵ سی

وفاقی وزیر قانون اور پارلیمانی امور سید اقبال حیدر نے توہین رسالت کی دفعہ ۲۹۵ سی کے بارے میں کہا ہے کہ یہ ہو سکتا ہے کہ اس دفعہ میں ترمیم کی جائے- لیکن جو ترمیم کی جائے گی وہ غلط مقدمات کی رجسٹریشن سے تعلق رکھے گی- اس ترمیم کے ذریعے کسی بے گناہ فرد پر یہ الزام نہیں لگایا جا سکے گا کہ اس نے جرم کا ارتکاب کیا ہے- اور اگر کوئی شخص کسی پر یہ الزام لگائے گا اور اس کا غلط ہونا ثابت ہو جائے گا- تو اسے سزا دی جائے گی- وزیر موصوف نے کہا کہ ۲۹۵ سی کے متعلق جو شور و غوغا ڈالا جا رہا ہے اس کی قطعاً ضرورت نہیں ہے- کیونکہ ایسا ہی قانون امریکہ میں بھی موجود تھا اور امریکہ کے علاوہ مغربی ممالک میں بھی ایسا قانون رائج تھا- آپ نے کہا یہ کوئی نیا قانون نہیں ہے آپ نے بتایا کہ جب مزدور نمائندے اور اقلیتوں کے نمائندے ممبران پارلیمنٹ سے اس دفعہ کے متعلق ملے تھے تو ہر شخص نے کہا تھا کہ یہ دفعہ غلط تو نہیں ہے البتہ ان کا یہ خیال تھا کہ بے گناہ افراد کو اس الزام سے خاصی تکلیف پہنچائی جا سکتی ہے- وزیر موصوف نے "منظور مسیح کے قتل کی مذمت کی-

امریکہ بھارت تعلقات

گزشتہ دنوں بھارت کے وزیر اعظم پی- وی- نرسیما راؤ نے امریکہ کا دورہ کیا تھا اس دورے کے دوران بل کلنٹن اور نرسیما راؤ میں جن باتوں پر اتفاق نہیں ہو سکا یا یوں کہا جائے کہ جن پر اختلاف قائم رہا انہیں بعض مصلحتوں کے پیش نظر سامنے نہیں لایا گیا- زیادہ تر یہی بات سامنے لائی گئی ہے کہ دونوں رہنماؤں نے جو باتیں کیں وہ ایک دوسرے کی بہبود کے سلسلے میں تھیں اور دونوں نے اس عزم کا اظہار کیا کہ وہ دنیا بھر میں جمہوریت کے فروغ کے لئے کام کرتے رہیں گے- حقیقت یہ ہے کہ آج سے کچھ عرصہ پہلے امریکہ اور بھارت کے تعلقات کچھ زیادہ اچھے نہیں تھے- روس کے ساتھ بھارت کے قریبی مراسم تھے جنہیں امریکہ پسند نہیں کرتا تھا- سوویت یونین کے ٹوٹ پھوٹ جانے کے بعد بھارت نے اپنا رخ امریکہ کی طرف کیا لیکن امریکہ نے نہایت محتاط طریق پر اس کی طرف توجہ دی اب جیسے جیسے وقت گزرتا جا رہا ہے بھارت کا رجحان امریکہ کی طرف بڑھ رہا ہے اور امریکہ بھی اسی بات کو اپنے لئے مفید سمجھتا ہے کہ وہ بھارت جیسی بڑی جمہوریت کے ساتھ تعلقات استوار رکھے- اس کے لئے یہ بات کسی طرح بھی مناسب نہیں کہ وہ ایک اتنے بڑے ملک کے ساتھ اپنے تعلقات خراب کر لے- پاکستان کو یہ شکوہ ہے اور یہ شکوہ بالکل بجا ہے کہ امریکہ کا بھارت کی طرف رجحان ہونے کی وجہ سے پاکستان کو نقصان پہنچ رہا ہے کشمیر کے متعلق پاکستان نے اس خیال کا اظہار کیا ہے کہ اگر امریکہ چاہے تو اس مسئلے کو آسانی کے ساتھ حل کیا جا سکتا ہے- لیکن اس بات کا امکان ہے کہ بھارت کے ساتھ تعلقات استوار ہونے کی وجہ سے امریکہ وہ حل پیش نہ کرے جو پاکستان کو بھی پسند ہو-

> اسی وقت تم گناہ کے مکروہ داغ سے پاک کئے جاؤ گے جب کہ تمہارے دل یقین سے بھر جائیں گے-
> (حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

مطالعہ کتب

مولانا عبدالباسط شاہد

سوز و ساز زندگی

خدا تعالیٰ جزائے خیر عطا فرماوے مکرم ملک صلاح الدین صاحب ایم اے درویش قادیان کو جو ایک لمبے عرصے سے شہد کی مکھی کی طرح بڑے استقلال و لگن سے جماعت کی تاریخ اور رفقائے حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی سوانح سے متعلق بہت قیمتی اور مفید لٹریچر تیار کر رہے ہیں- اللہ تعالیٰ انہیں کام کرنے والی لمبی زندگی اور بیش از پیش خدمات کی توفیق سے نوازے-

مذکورہ بالا کتاب احمدیہ بک ڈپو نے ۱۹۶۶ء میں شائع کی تھی جس کے انتظام و انصرام کے ذمہ دار ان دنوں مکرم چوہدری محمد صدیق صاحب انچارج مرکزی لائبریری ربوہ تھے- ۸۰ صفحات کی اس مختصر کتاب میں مکرم ڈاکٹر محمد رمضان صاحب کی زندگی کے جستہ جستہ واقعات مذکور ہیں- یہ کتاب پڑھ کر مکرم ڈاکٹر صاحب کی سچائی کی تلاش- نیک نیتی و محنت کی برکات اور دعاؤں کی قبولیت وغیرہ کے ایمان افروز تجربات کا علم ہوتا ہے-

مکرم ڈاکٹر صاحب ۲۰ فروری ۱۸۹۸ء میں قادیان کے ایک قریبی گاؤں سری گوبند پور میں پیدا ہوئے اور اس وجہ سے قبولیت احمدیت سے قبل ہی قادیان میں ابتدائی تعلیم حاصل کرنے کا موقع ملا- احمدیت کی قبولیت کی سعادت ملنے کا ذکر کرتے ہوئے مکرم ڈاکٹر صاحب تحریر فرماتے ہیں:-

"مجھے علم تو اتنا تھا نہیں اور نہ ہی احمدیہ لٹریچر کا کوئی مطالعہ تھا کہ دلائل و براہین سے فیصلہ کر سکتا ادھر گوہر مقصود سے ہمکنار ہونے کی انتظاری گھڑیاں کسی وسیع مطالعہ کی مانع تھیں آخر یہی سوجھی کہ ایک ہی در ہے جو بارگاہ الٰہی کا ہے اور جو تمام منزلوں کو کاٹ دیتا ہے اسی پر گرنا چاہئے- چنانچہ میں نے چند دن رو رو کر دعائیں کیں...... وہ رحیم و کریم خدا جو ہر پکارنے والے کی پکار کو سنتا ہے میری فریاد کو پہنچا اور اس نے مجھے اپنی نوازشات سے مالا مال کر دیا...... ایک رات میں نے خواب میں دیکھا کہ میں وضو کر رہا ہوں سارا عالم ایک روشنی سے جو آسمان سے نازل ہو رہی ہے بقعہ نور بن رہا ہے- جب میں وضو سے فارغ ہو کر کھڑا ہوا تو ہاتھوں سے فالتو پانی چھڑکنا چاہتا ہوں ایسا کرتے وقت جب انگلیاں خمیدہ ہو کر ہتھیلی کے قریب آ گئیں تو ان کے درمیان سے فوارہ کی طرح دھاریں پھوٹ پڑیں- معاً میرے دل میں ان میں سے ایک دھار کو پینے کو خواہش پیدا ہوئی چنانچہ میں اسے غٹ غٹ پینے لگ گیا جو شہد سے زیادہ شیریں اور دودھ سے زیادہ لذیذ تھی- پیتے پیتے میں اس سے سیر ہو جاتا تھا یہاں تک کہ میرے جسم کا ذرہ ذرہ سیراب ہو گیا اور مجھ میں ایک حالت سرور اور طمانیت کی پیدا ہو گئی سامنے (حضرت بانی سلسلہ احمدیہ) کی شبیہ مبارک نظر آتی تھی- اس کے بعد میری آنکھ کھل گئی لیکن اس خواب کا اثر اور سرور ہمیشہ کے لئے میرے دل پر نقش ہو گیا- صبح اٹھتے ہی میں نے حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی کی خدمت میں لکھ کر بیعت کی درخواست کی جس پر آپ نے فرمایا کہ بیعت کل لیں گے........- اس طرح میں احمدیہ میں داخل ہو گیا اور یہ ۱۹۱۷ء تھا- احمدیت میں داخل ہو کر جن برکات و نشانات سے آپ فیض یاب ہوئے اس کا خلاصہ بقول ڈاکٹر صاحب یہ ہے کہ:-

"اگرچہ دوسروں کی طرح خدا تعالیٰ کی ہستی اور سچائی کے متعلق میرا بھی ایمان تھا- لیکن وہ ایمان محض ایک رسمی ایمان تھا جو ایقان کی حد تک نہ پہنچا تھا- احمدیت میں داخل ہو کر مجھے زندگی کے ان اسرار سربستہ کا حل بھی مل گیا جن کی عقدہ کشائی میں ہزاروں افراد مدتوں تک سر دھنا کئے لیکن کامیاب نہ ہو سکے- دینی اور دنیوی زندگی کی کامیابی کے راز خود بخود حل ہوتے گئے........ احمدیوں میں آپس میں اور پھر اپنے پاک امام کے ساتھ اخلاص و عقیدت اور عشق و محبت کے نظارے بھی اس بالا ہستی کے روزانہ بین نشان ہیں- غرضیکہ ایک احمدی کے لئے ہر چیز میں خدا تعالیٰ کی آیات کام کرتی دکھائی دیتی ہیں"-

مکرم ڈاکٹر صاحب کو اپنی فوجی ملازمت کے سلسلہ میں نوشہرہ' فیروز پور' لاہور اور پھر بیرونی ممالک عراق' شمالی افریقہ' جنوبی افریقہ' مشرقی افریقہ' ٹرکی' سپین سسلی و اٹلی' مصر فلسطین' شام وغیرہ میں خدمات بجا لانے کی توفیق ملی- خدا تعالیٰ کے فضل سے ہر جگہ ہی اپنی محنت و لگن اور جذبہ خدمت خلق کی وجہ سے ہر دلعزیز و مقبول عوام رہے- زندگی کے آخری دنوں میں فضل عمر ہسپتال میں بھی خدمات بجا لانے کی توفیق پائی-

مکرم ڈاکٹر صاحب کی اس مختصر مگر دلچسپ و مفید کتاب کا اختتام اس دعا پر ہوتا ہے:-

"اے میرے خدا اگر میرے اس بیان میں کوئی چیز ایسی ہے جو کسی کی ہدایت کا موجب ہو سکتی ہے تو یہ محض تیرے فضل و کرم سے ہے

باقی صفحہ ۶ پر

ماہنامہ البصیرت - بریڈفورڈ

جماعت احمدیہ بریڈ فورڈ کا ماہانہ "البصیرت"

معمول کے مطابق خبریں تو ہیں ہی ان کے علاوہ سب سے اہم مضمون جو اس شمارہ میں شائع کیا گیا ہے وہ حضرت امام جماعت الرابع کے گزشتہ دس سالوں کے خطابات اور خطبات میں سے دس اقتباسات ہیں جو قارئین "البصیرت" کی خدمت میں پیش کئے گئے ہیں کیا ہی اچھا ہو کہ اسی طرح دس دس اقتباسات باقاعدگی کے ساتھ شائع کئے جاتے رہیں اگرچہ پورے خطبے کا پڑھنا بھی لازمی ہے اور جو اس سے تاثر ملتا ہے وہ کسی اور طرح نہیں مل سکتا۔ لیکن اس میں بھی کوئی شک نہیں کہ بعض چنے ہوئے فقرے حالات کے مطابق دل پر گہرا اثر کرتے ہیں۔

انگریزی حصے میں جماعت کو یکجا دیکھنے کے سلسلے میں ایک مضمون شائع کیا گیا ہے اور اسی طرح یو۔کے اطفال ریلی کا تفصیلی ذکر ہے۔ ہم اس پرچے کی اشاعت کے سلسلے میں اس کے تمام معاونین کو مبارک باد دیتے ہیں اور ان کے لئے دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں بہتر رنگ میں اس کو چلانے کی توفیق دیتا رہے۔ اور اس پرچے کو قائم و دائم رکھے۔(ن-س)

تعارف

دعوت الی اللہ

"دعوت الی اللہ" عنوان ہے ایک چھوٹی سی کتاب کا جو شعبہ اشاعت لجنہ اماء اللہ کراچی نے شائع کی ہے۔ اس کے مصنف مبشر احمد خالد مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ ہیں اور پیش لفظ کے طور پر محترمہ سلیمہ میر صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ ضلع کراچی نے لکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ وہ صد سالہ جشن تشکر کی خوشی میں مرتب ہونے والے منصوبوں کے تحت لجنہ اماء اللہ ضلع کراچی کو کتب کی اشاعت کی توفیق عطا فرماتا چلا جا رہا ہے۔ زیر نظر کتاب اس سلسلے کی انتیسویں کڑی ہے۔

مکرم و محترم مبشر احمد خالد صاحب مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی تحریر کردہ یہ کتاب وقت کی اہم ضرورت کے تحت شائع کرنے کے لئے منتخب کی گئی ہے۔ مصنف نے کتاب کا آغاز یوں کیا ہے۔

دعوت الی اللہ ایک مقدس فریضہ ہے جس کا مقصد حق و صداقت کو پھیلانا اور لوگوں کو اس کا قائل کرنا ہے۔

دعوت الی اللہ کے لغوی معنی خدا تعالیٰ کی طرف بلانا اور اصطلاحاً اس کے معنے یہ ہیں کہ کسی اچھائی یا خوبی اور بالخصوص دینی امور کو دوسرے افراد تک پہنچانا اور انہیں قبول کرنے کی دعوت دینا۔

دعوت الی اللہ ایک ایسا عمل ہے جس میں کسی نصب العین کی طرف اخلاص سے بلایا جاتا ہے۔ اس نصب العین سے اختلاف و انحراف کے نقصانات و خطرات سے ڈرایا جاتا ہے اور غفلت و نسیان کے پردوں کو چاک کر کے اصل نصب العین کو یاد دلانے کے لئے نصیحت کی جاتی ہے۔ یہ ایمان لانے والوں کے دلوں میں سچائی کا وہ جوش ہوتا ہے جو چین سے نہیں بیٹھنے دیتا اور ان کو اس وقت تک اطمینان نہیں ہوتا جب تک وہ اپنا پیغام ہر فرد و بشر تک نہ پہنچا دیں۔ اور تمام بنی نوع انسان اس حقیقت کو تسلیم نہ کرلیں جسے وہ برحق یقین کرتے ہیں

دعوت الی اللہ کے دو دوائر ہیں ایک دائرے میں یہ کسی قوم کے افراد کو اندرونی بگاڑ سے بچانے کا ذریعہ ہے اور دوسرے دائرے میں عام انسانوں کو کسی خاص نظریے اور نظام کا قائل کرنا ہے۔ جس کے ساتھ منسلک ہونے کے نتیجہ میں ایک انسان قرب الٰہی اور عرفان الٰہی کا مورد بن جاتا ہے۔

ایک اعتبار سے یہ تحفظ ہے تو دوسرے اعتبار سے توسیع۔ اس کا ایک پہلو یہ بھی ہے کہ حق و صداقت کی آواز کو عام کیا جائے۔ اور فساد کو دور کیا جائے۔ گویا دعوت الی اللہ کسی فرد کے لئے زندگی کی علامت ہے۔ دعوت الی اللہ کے بغیر انفرادی تشخص کا برقرار رہنا ناممکن ہے۔

قرآن کریم میں دعوت الی اللہ کے سلسلے میں دو قسم کے ارشادات ہیں ایک وہ جن میں دعوت الی اللہ کی طرف توجہ دلائی گئی ہے اور دوسرے وہ جن میں دعوت الی اللہ کے طریق کار اور ترتیب کار اور بنیادی اصولوں کو بیان کیا گیا ہے۔

قرآن کریم میں دعوت الی اللہ کے لئے فرض، تبشیر انذار اور تذکیر وغیرہ کے الفاظ بھی استعمال ہوئے ہیں۔

تحریک وقف نو کے سلسلے میں حضرت امام جماعت الرابع نے دیگر امور کے متعلق فرمایا:

حقیقت یہ ہے کہ محبت کے نتیجہ میں انسان تحائف پیش کرتا ہے چنانچہ قرآن کریم نے بھی ہر اس چیز کے ساتھ جو خدا کی راہ میں پیش کی جاتی ہے محبت کی شرط لگا دی ہے۔ بلکہ نیکی کی تعریف ہی محبت کے تحفے کو بطور شرط کے داخل فرمایا ہے یہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے تم نیکی کی باتیں کرتے ہو تمہیں پتہ کیا ہے کہ نیکی کیا ہے تم نیکی کی گرد کو نہیں پا سکو گے اگر یہ راز نہ جان لو کہ خدا کے رستہ میں وہ چیز پیش کرو جس سے تمہیں محبت ہے۔ اپنی محبوب چیزوں کو خدا کی راہ میں پیش کرنا سیکھو پھر تم کہہ سکتے ہو کہ ہم نے نیکی کا مفہوم سمجھ لیا ہے۔

مجھے حیرت ہوتی ہے بعض عیسائیوں کے ادعا پر کہ اسلام کو محبت کا کیا حق۔ محبت کی تعلیم تو عیسائیت نے سکھائی ہے۔ اس ضمن میں تحریرات سے کچھ اقتباسات میں ساتھ لے کر آیا تھا۔ مگر ان کو پڑھ کر سنانے کا وقت نہیں ہے۔ آپ خود ان کو پڑھ کر دیکھیں۔ آپ کو نمایاں فرق محسوس ہوگا۔ اسلام نے محبت کی جو تعلیم دی ہے۔ وہ بہت وسیع اور کامل ہے اگرچہ حضرت مسیحؑ نے بھی جو تعلیم دی ہے وہ بھی بڑی حسین اور دلکش ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں لیکن عیسائیت کی تعلیم کو مقابلے پر پرکھتے ہیں تو یوں لگتا ہے کہ اس چہرے پر نور نہیں رہا۔ اسلام کے مقابل پر عیسائیت پھیکی پڑنے لگ جاتی ہے۔ تاہم حضرت مسیح علیہ السلام کی تعلیم اپنی ذات میں حسن سے ہرگز خالی نہیں ہے۔ بہت ہی پیاری اور دل کش تعلیم ہے اس سے کوئی انکار نہیں کر سکتا مگر اسلام نے محبت کی تعلیم کو جس طرح انسانی زندگی کے ہر جزو میں داخل کر دیا ہے اسلام نے محبت اور اس کے فلسفے کو جس تفصیل کے ساتھ بیان کیا ہے اور کسی مذہب نے اس طرح نہیں کیا۔ چنانچہ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے تم نیکی کو جانتے ہی نہیں تمہیں پتہ ہی نہیں نیکی کیا ہوتی ہے اگر تم یہ بات نہ سیکھو کہ جب تک خدا کی راہ میں سب سے پیاری اور اچھی چیز قربان کرنا نہ شروع کر دو۔ یا خدا کی راہ میں اپنی سب سے پیاری چیز دینے کی تمنا تمہارے دل میں پیدا نہیں ہوتی اس وقت تک تم یہی سمجھو کہ تم نیکی کو نہیں جانتے۔

(ن-س)

بقیہ صفحہ ۳

سے رہائی کی صورت پیدا کی اور نہ صرف رہائی ملی بلکہ بادشاہ کے مقرب بن گئے۔

بادشاہ نے انہیں وزیر مقرر کرنا چاہا اور ان سے پوچھا کہ میرے خواب میں جس قحط سالی (یعنی پانی کی کمی سے غلہ نہ اگنے اور خوراک کی ملک میں کمی ہو جانے) کا ذکر ہے اس کے متعلق مجھے کیا تدبیریں کرنی چاہئیں۔ تو انہوں نے کہا کہ آپ یہ کام میرے سپرد کر دیں اور مجھے (ان) خزانوں کا افسر مقرر کردیں۔ کیونکہ میں ان خزانوں کی بہتر طور پر حفاظت کر سکتا ہوں۔ اور (ایسے حالات میں) ان کو خرچ کرنے کا طریقہ بھی اچھی طرح جانتا ہوں'

حضرت یوسف علیہ السلام خدا کے مقرر کردہ نیک اور بزرگ نبیوں میں سے تھے۔ ان کے سب کام حکمت کے تحت ہوں گے۔ ممکن ہے انہوں نے سوچا ہو کہ اگر وزیر بن گیا تو روز کے جھگڑے پڑیں گے۔ دوسرے اس لئے کہ اگر خزانوں پر کوئی اور مقرر ہوا تو ممکن ہے کہ وہ حد سے کام بگاڑ دے۔ پھر مجھ پر الزام آئے کہ اس نے جو خواب کی تعبیر بتائی تھی وہ غلط نکلی اس لئے انتظام کو اپنے ہاتھ میں لینا چاہا۔

حضرت امام جماعت الثانی فرماتے ہیں۔

حضرت یوسف علیہ السلام کی اس خواہش سے نصیحت حاصل ہوتی ہے کہ جو شخص کسی کام کی سکیم تیار کرے اگر وہ اس کام کے قابل ہو تو زیادہ مناسب ہے کہ وہ کام اس کے سپرد کیا جائے۔

اس واقعہ سے خدا تعالیٰ کی عظیم الشان قدرت ظاہر ہوتی ہے کہ جس شخص کو مصری ترقی یافتہ قوم بدوی اور صحرائی سمجھتی تھی اور جو غلام بھی تھا۔ خدا تعالیٰ کی قدرت سے پہلے مصر کے ایک سردار کے گھر کا مختار اور باعزت فرد بنا اور پھر قید خانہ سے آزاد ہوا تو مصر کی عظیم الشان مملکت کا مالک بن گیا پھر آپ نے دیکھا کہ حضرت یوسف علیہ السلام کے پاس دین حق کے علاوہ اور کوئی چیز نہ تھی لیکن مصریوں کے پاس دنیا کی تمام نعمتیں طاقتیں اثر و رسوخ سب کچھ تھا۔ لیکن آپ خدا کی محبت میں ڈوب کر۔ سچائی کے دامن کو مضبوطی سے پکڑ کر ہر میدان میں کامیاب ہوئے۔ یہاں تک کہ جب مملکت کی سلامتی خطرے میں پڑ گئی تو اس سے نجات کے لئے مصریوں کے دنیوی فضائل اور مادی ترقیات کچھ کام نہ آ سکیں۔ اور سچے دین پر عمل کرنے وا۔ اور خدا سے کامل تعلق رکھنے والے شخص ‍‍رت یوسف علیہ السلام نے مصر کو ہلا‍ سے بچانے کا سامان کیا۔

بقیہ صفحہ ۵

اور میں تجھ سے ہی اس بات کی پناہ مانگتا ہوں کہ اس میں میری کسی نفسانیت کا دخل ہو (تو ہی میری کمزوریوں کو جانتا ہے) لہٰذا تو ہی اپنے فضل سے مجھے اور پڑھنے والے کو ہر قسم کے شیطانی وسوسہ سے بچا (اے اللہ ایسا ہی کر)

انسان کو انسانیت کے آداب سکھاؤ۔

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع)

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ محترمہ سیدہ منیرہ ظہور صاحبہ کی صحت ٹھیک نہیں ہے۔ وہ اپنی صحت یابی کے لئے دعا کی درخواست کرتی ہیں۔

○ مکرم عبدالبصیر صاحب ابن مکرم عبداللطیف صاحب آف کھڑوال ضلع میانوالی کا اپریشن مورخہ ۸-۶-۹۴ فضل عمر ہسپتال ربوہ میں ہو رہا ہے۔
احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔

سانحہ ارتحال

○ مکرم سید تبشیر احمد صاحب ابن مکرم سید علی احمد صاحب انبالوی الجمیل فیکٹری ایریا ربوہ ۳۰۔ مئی کی صبح کو حرکت قلب بند ہو جانے سے اچانک وفات پا گئے ان کی عمر ۵۴ سال تھی۔ بعد نماز عصر بیت المہدی میں نماز جنازہ مکرم صوبیدار صلاح الدین صاحب نے پڑھائی عام قبرستان میں تدفین کے بعد مکرم مولانا محمد صدیق صاحب گورداسپوری نے دعا کرائی۔ احباب سے موصوف کی بلندی درجات کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

○ مکرم چوہدری محمد اکرم خان صاحب اسلام آباد کے بڑے بھائی مکرم چوہدری محمد سعید ارشد خان صاحب ابن ڈاکٹر محمد انور خان صاحب سابق امیر جماعت جڑانوالہ مورخہ ۲۰۔ مئی ۱۹۹۴ء کو میانوالی کے قریب ایک کار کے حادثے میں شدید زخمی ہونے کے بعد سی ایم ایچ راولپنڈی کے انتہائی نگہداشت کے وارڈ میں لائے گئے جہاں ۲۷۔ مئی ۱۹۹۴ء کو آپ کا انتقال ہو گیا۔ جنازہ ربوہ لے جایا گیا جہاں قبرستان عام میں تدفین کے بعد مکرم مبارک مصلح الدین احمد صاحب نے دعا کرائی۔ موصوف لمبا عرصہ حلقہ ایف سیون اسلام آباد کے صدر رہے۔ موصوف کی اہلیہ بھی حادثے میں شدید زخمی ہوئیں جو تا حال سی ایم ایچ راولپنڈی میں زیر علاج ہیں۔ ان کی صحت یابی اور مکرم محمد سعید ارشد صاحب کی بلندی درجات کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

ضروری اعلان

○ گندم اور چاولوں وغیرہ کو محفوظ کرنے کے لئے گولیاں وکالت زراعت تحریک جدید سے حاصل کی جا سکتی ہیں۔

(وکیل زراعت)

حضرت شیخ محمد احمد صاحب مظہر کی سیرت و سوانح پر ماہنامہ انصار اللہ ربوہ کا خاص نمبر

○ ماہنامہ انصار اللہ ربوہ حضرت شیخ محمد احمد صاحب مظہر کی سیرت و سوانح پر ایک خاص نمبر عنقریب شائع کر رہا ہے۔ احباب جماعت اور اہل قلم حضرات سے گزارش ہے کہ وہ حضرت شیخ صاحب کے بارے میں اپنی نگارشات ۱۵۔ جولائی تک بھجوائیں احباب اپنے مضامین میں ایسے پہلوؤں کو اجاگر کریں جن سے حضرت شیخ صاحب ممدوح کا علمی اور روحانی مقام سامنے لایا جا سکے اور وہ "علم و معرفت" منظر عام پر آئے جس کا وعدہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کو دیا گیا۔
نوٹ۔ جو مضامین امیر صاحب ضلع فیصل آباد کو پہنچ چکے ہیں وہ بھی اسی نمبر کی زینت بنیں گے۔ نیز مضامین صاف اور خوش خط لکھ کر بھجوائیں۔

ایڈیٹر ماہنامہ انصار اللہ ربوہ

نمایاں کامیابی

○ مکرم آصف احمد خان صاحب ابن مکرم سلطان شیر خان صاحب دار العلوم غربی ربوہ نے امسال بی کام فائنل کے امتحان میں دوسری پوزیشن حاصل کی ہے۔ انہوں نے سرگودھا کالج سے امتحان دیا تھا۔ احباب سے ان کی مزید کامیابیوں کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

موصیان کرام

○ ۳۰ جون ۱۹۹۴ء کو مالی سال ختم ہو رہا ہے اس لئے براہ کرم اپنا چندہ حصہ آمد بمطابق شرح وصیت ۳۰ جون سے پہلے پہلے ادا کر دیں تا آپ کا حساب صاف رہے اور بقایا دار نہ ٹھہریں۔

○ ہر موصی اپنی جائیداد کے ذریعہ سے ہونے والی آمد پر ۱/۱۶ حصہ کی شرح سے چندہ ادا کرنے کا پابند ہے اس کو چندہ حصہ آمد بشرح چندہ عام کہا جاتا ہے۔ براہ کرم ۳۰۔ جون ۱۹۹۴ء سے پہلے ادا کر دیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

عبدالحلیم شرر۔ ایم اے

غریبوں کا اکرام

بات بظاہر معمولی سی ہے لیکن اس کے اثرات بہت تکلیف دہ ہیں۔ اکثر دیکھا گیا ہے کہ جب دو دوست آپس میں ملتے ہیں اور کوئی تیسرا غریب آدمی ان میں سے کسی ایک کے ساتھ ہوتا ہے تو وہ آپس میں بڑی گرمجوشی اور محبت سے ملتے ہیں لیکن وہ غریب آدمی بڑے دکھ سے ان کی طرف دیکھ رہا ہوتا ہے کیونکہ اس بیچارے کے ساتھ ہاتھ نہیں ملایا جاتا۔ اس کو اس طرح نظر انداز کیا جاتا ہے جیسے وہ انسانی قبیلے سے تعلق ہی نہیں رکھتا۔ حالانکہ یہی لوگ اس کائنات کا نمک ہیں۔ ان سے اگر خوشی کے ساتھ ملا جائے اور سلام کیا جائے تو یہ اتنے خوش ہوتے ہیں جیسے بہت قیمتی چیز ان کو مل گئی ہو دل کی گہرائیوں سے دعائیں کرتے ہیں اور یہ دعائیں عرش پر براہ راست پہنچتی ہیں اور قبول ہوتی ہیں۔ ہمیں ان دعاؤں کو حاصل کرنا چاہئے اس طرز عمل کو خیرباد کہنا چاہئے یہ پیغام سب انسانوں کے لئے ہے۔ اگر ہم تکبر سے ایسا نہیں کرتے تو وہ چیز اللہ کو اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو پسند نہیں۔ یہ شان و شوکت یہ ظاہری عزتیں اور دولتیں اسی دنیا کا ورثہ ہیں، یہیں رہ جانی ہیں۔ اصل اور حقیقی دولت اور عزت، تقویٰ والی زندگی میں موجود ہے۔ جس شخص کو عزت زیادہ ملتی چلی جائے اسے پھل دار شاخ کی طرح جھکتے چلے جانا چاہئے۔

پروف ریڈنگ کی غلطی

یکم مئی ۱۹۹۴ء کے روزنامہ جنگ کے شمارے میں جمیل الدین عالی اپنے اظہاریئے میں کہتے ہیں۔ پہلے دو معذرتیں۔ پچھلے اظہاریئے (۲۲ اپریل کراچی) میں "گروہ فضلا" فاضل حضرات کا گروہ لکھا تھا۔ کمپوزر صاحب اور پروف ریڈر صاحب کے سہو سے فضلا کا لفظ بگڑ گیا کچھ اور چھپ گیا یوں تو کسی صاحب علم قاری نے بھی اندازہ لگا لیا ہو گا کہ کتابت کی غلطی ہوئی ہے۔ مگر بعض احباب نے مخلصانہ مشورہ دیا کہ جامعہ (کراچی) کا معاملہ ہے۔ خود بھی تصحیح کر دیجئے۔
چنانچہ معذرت حاضر ہے۔ غالب ہوتے تو نہ جانے اس مضمون کو کس خوبی کے ساتھ بیان کرتے۔ مجھ عاجز کے مقدر میں فرشتے تو ہیں ہی مشینیں کمپوزر اور پروف ریڈر صاحبان بھی آتے ہیں۔ بعض غلطیاں ایسی ہو جاتی ہیں کہ جی چاہتا ہے لکھنا بند کر دوں۔ (کئی کمپوزر اور پروف ریڈر بھائی بھی یہی چاہتے ہوں گے) لیکن انہی کا ممنون بھی ہوں کہ روانی تحریر کی قیمت پر ہی سہی نسبتاً خوش خط لکھنا شروع کر دیا ہے۔

مخیر احباب سے گزارش

○ فضل عمر ہسپتال ربوہ سے غریب اور نادار مریض اللہ تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ طبی سہولتوں سے بکثرت استفادہ کر رہے ہیں۔ ان مریضوں کو مفت ادویات کے علاوہ لیبارٹری ایکسرے اور ای سی جی کی سہولیات کے ساتھ اپریشنز کی سہولت بھی مہیا کی جاتی ہے۔ ان پر اٹھنے والے کثیر اخراجات کو صدر انجمن احمدیہ کے علاوہ احباب جماعت کے عطیات سے پورا کیا جاتا ہے۔
مخیر احباب کی خدمت میں درخواست ہے کہ اس کار خیر میں مزید حصہ لے کر اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کریں۔

ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ

دِل کی امراض

درد دل، دھڑکن، دل گھٹنا، سانس پھولنا اور خون کی نالیوں کی جملہ امراض کا فوری علاج

ہارٹ کیوریٹو سمیل

HEART CURATIVE SMELL

کے سونگھنے سے کیا جا سکتا ہے۔ ہارٹ سپیشلسٹ ڈاکٹرز اپنے 50 فیصد مریضوں کو ادویاتی علاج کے ساتھ

HEART CURATIVE SMELL

سونگھنے کیلئے دے کر اس زود اثر اور بے ضرر مقوی دل خوشبو HEART TONIC SMELL کے مثبت POSITIVE اثرات کا اندازہ لگا سکتے ہیں۔ اس غرض کیلئے فری سیمپل طلب فرمائیں۔

میڈیکل اور نان میڈیکل کاروبار کرنے والے تمام افراد واپسی قیمت کی رعایت کے ساتھ (WITH MONEY RACK GUARANTEE) فروخت کر سکتے ہیں۔

قیمت پاکستان میں 20.00 روپے فی سمیل۔ ڈاک خرچ (چھوٹے بڑے آرڈر پر) 10.00 روپے
ایکسپورٹ کوالٹی پانچ ڈالر 5 $ مع ڈاک خرچ (ترقی پذیر ممالک کیلئے ریٹ الگ)
روزمرہ استعمال کی 7 مختلف سمیلز کا خوبصورت پرس 150 روپے میں دستیاب ہے۔
لٹریچر اور دیگر کیوریٹو سمیلز کی تفصیلات مفت طلب فرمائیں۔

موجد: ہومیوپیتھک ڈاکٹر راجہ نذیر احمد ظفر
آر ایم پی۔ ایم اے۔ ایل ایل بی۔ فاضل عربی۔
مائینڈ اینڈ میموری ایکسپرٹ
بانی کیوریٹو سسٹم آف میڈیسن
پیشکش: کیوریٹو سمیلز انٹرنیشنل ربوہ۔ پاکستان
فون سیلز 211283، آفس 771، کلینک 606

خبریں

ربوہ : 5 جون-1994ء
گرمی کی شدت کا سلسلہ جاری ہے۔ درجہ حرارت کم از کم 28 درجے سنٹی گریڈ اور زیادہ سے زیادہ 44 درجے سنٹی گریڈ

○ حیدر آباد کے قریب ایک ائرکنڈیشنڈ فلائنگ کوچ میں آگ لگ جانے سے ۳۲۔ مسافر جل کر ہلاک ہو گئے آگ ائرکنڈیشنڈ پلانٹ میں لگی آگ لگنے سے دروازہ ائرلاک ہو گیا صرف ۸ مسافر بس سے باہر نکلنے میں کامیاب ہو سکے۔ ڈرائیور نے جان بچالی۔ حکومت نے اس حادثے کی تحقیقات کے لئے حیدر آباد کے ڈپٹی کمشنر کو تحقیقاتی افسر مقرر کیا ہے۔ یہ حادثہ میرپور خاص حیدر آباد روڈ پر ٹنڈو جام کے قریب پیش آیا۔

○ جنوبی پنجاب میں شدید زلزلہ آنے سے درجنوں مکانات کو نقصان پہنچا اور ۱۰۔ افراد زخمی ہو گئے۔ زلزلہ کا مقام رحیم یار خان۔ صادق آباد' بہاولپور' راجن پور اور وہاڑی وغیرہ کے علاقے تھے۔ زلزلہ ہفتے کی صبح ۳ بج کر ۴۳ منٹ پر آیا۔

○ وزیر اعظم محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ بات چیت کی پیشکش پر نواز شریف کے انکار سے مایوسی ہوئی ہے۔ اپوزیشن لیڈر کو چاہئے کہ آئینی حقائق کو تسلیم کریں انہوں نے نواز شریف کے نام جوابی خط میں کہا کہ اقتصادی صورت حال پر اپوزیشن سے ملاقات کے لئے وزارت خزانہ کو ہدایت جاری کر دی ہے۔

○ صدر اور وزیر اعظم کے درمیان ملاقات میں اپوزیشن لیڈر کے خلاف عدالت میں جانے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ مہران بینک سکینڈل میں شامل تمام کرداروں کے خلاف تحقیقات کا فیصلہ کیا گیا۔

○ اپوزیشن لیڈر مسٹر نواز شریف نے کہا ہے کہ سرکاری غنڈہ گردی انتقامی کارروائی اور قاتلانہ حملے کا سامنا کر چکا ہوں مقدمات کے لئے بھی تیار ہوں۔ انہوں نے کہا کہ پارلیمنٹ میں صدر کا مواخذہ ہو سکتا ہے تو قومی اسمبلی میں ان کے غلط اقدام پر بات کیوں نہیں ہو سکتی۔

○ سرکاری دفاتر نے ہفتے میں ۵ دن کام کرنا شروع کر دیا ہے۔ ہفتہ ۴ جون کو سرکاری دفاتر میں چھٹی رہی۔ دفاتر کے اوقات کار صبح نو بجے سے شام ۵ بجے ہوں گے۔ اس فیصلے اطلاق ہسپتالوں' کسٹم ہاؤسز ائرپورٹس' ریلوے' ڈاک خانہ' یوٹیلٹی سٹورز' ٹیلیفون' سی پورٹ ڈرائی پورٹ اور بلدیہ کے سینٹری سٹاف پر نہیں ہے۔

○ وزیر خارجہ سردار آصف احمد علی نے بھارت کے اس موقف کو مسترد کر دیا ہے کہ تنازعہ کشمیر کے حل میں غیر جانبدار تحریک کوئی کردار ادا نہیں کر سکتی۔ بھارتی نمائندے نے کہا تھا کہ یہ دو طرفہ تنازعہ ہے جو پاکستان اور بھارت کے درمیان بات چیت سے ہی حل ہو سکتا ہے۔

○ ملک بھر میں شدید گرمی سے مزید ۱۶۔ افراد ہلاک ہو گئے۔ کمالیہ میں تین دن میں ۱۲۔ افراد جاں بحق ہوئے۔ وزیر آباد میں متعدد افراد بے ہوش ہوئے۔ ہزارہ ڈویژن کے ٹھنڈے مقامات پر سیاحوں کا رش ہو گیا۔

○ بھارتی فوج سے جھڑپوں میں ۱۳ کشمیری مجاہد شہید ہو گئے۔ قاضی گنڈ کے علاقے میں فوجیوں نے دس مکان جلا کر خاکستر کر دیئے

○ فاٹا کے اراکین قومی اسمبلی نے کہا ہے کہ اپوزیشن رہنما اخلاقی حدیں پھلانگ کر صدر پر کیچڑ اچھال رہے ہیں۔ منفی پراپیگنڈہ ملک دشمنی ہے سیاست ذاتی دشمنی میں بدل گئی ہے۔

○ بھارت نے پرتھوی میزائل کا کامیاب تجربہ کر لیا ہے۔ چاندی پور میں ہونے والی اس آزمائش کا رخ خلیج بنگال کی طرف تھا آل انڈیا ریڈیو نے کہا ہے کہ اگلا مرحلہ میدان جنگ جیسے حالات میں انجام دیا جائے گا۔ یہ آزمائشیں دو ماہ تک جاری رہیں گی۔

○ وزیر دفاع نے کہا ہے کہ مضبوط اور ٹھوس دفاع ہی ٹھوس اقتصادی بنیاد کو یقینی بنا سکتا ہے۔ آئندہ بجٹ میں تجاویز میں ناقابل تسخیر دفاع کی ضروریات پوری کرنے کی ہر ممکن کوششیں کی ہیں۔

○ بوسنیا کے امن مذاکرات ایک بار پھر ملتوی ہو گئے ہیں۔ سربوں اور مسلمانوں کے درمیان جنگ کی آگ ایک بار پھر بھڑک اٹھی ہے۔

○ وزیر اطلاعات مسٹر خالد کھرل نے کہا ہے کہ نواز شریف نے مذاکرات کی میز پر نہ جانے کا جو جواز پیش کیا ہے وہ بے وزن ہے۔ ان میں سیاسی سمجھ بوجھ نہیں ہے وہ ٹیبل ٹاک سے کتراتے ہیں انہیں استعفیٰ کریسی کی سیاست ختم کر دینی چاہئے۔

○ ایم کیو ایم کے سربراہ مسٹر الطاف حسین نے کہا ہے کہ بے نظیر اپنی پارٹی کے لوگوں سے غیر قانونی ہتھیار واپس لیں۔ وہ اپنے جیالوں کی سرگرمیوں کی فکر کریں۔ ایم کیو ایم اور مہاجروں پر بے بنیاد الزامات نہ لگائیں۔

○ ہائی کورٹ نے ذوالفقار علی کھوسہ کی اس درخواست پر کہ جونیجو لیگ زبردستی مسلم لیگ ہاؤس پر قبضہ کرنا چاہتی ہے۔ دونوں مسلم لیگوں کو طلب کر لیا ہے

○ سابق صوبائی وزیر ذوالفقار کھوسہ نے کہا ہے کہ حکومت نے لغاری کو بچانے کے لئے بڑے پیمانے پر کاغذی ہیرا پھیری کرنے کا منصوبہ بنایا ہے لاہور میں ایک شخص کو ڈیوٹی دے گئی ہے کہ وہ اجرتی گواہوں کا بندوبست کرے جو نواز شریف اور شہباز شریف کے خلاف بیان دیں۔

○ سپاہ صحابہ کے اعظم طارق نے کہا ہے کہ ہم شہداء بونیر کا معاوضہ نہیں چاہتے ہم جان کے بدلے جان لیں گے۔

○ اسلام آباد میں پانی کا بحران پیدا ہونے سے سفارت خانوں نے کچھ سٹاف واپس بھیجنے پر غور شروع کر دیا ہے۔ پانی کی راشن بندی سے تمام مشکل غریبوں پر آپڑی ہے۔ مضافاتی علاقوں کا پانی بالکل ہی کاٹ دیا گیا ہے۔

○ ایم کیو ایم حقیقی کے چیئرمین آفاق احمد نے وزیر اعظم سے علیحدگی میں ملاقات کی وزیر اعظم نے انہیں سندھ حکومت میں شمولیت کی پیشکش کی لیکن آفاق احمد نے اسمبلیوں میں نمائندگی نہ ہونے پر معذرت کر لی۔

○ متوقع وفاقی بجٹ ۴ کھرب کا ہو گا جس میں ۶۰۔ ارب روپے کا خسارہ ہو گا۔ جنرل سیلز ٹیکس نافذ کیا جائے گا جس سے ۷۰ سے ۸۰۔ ارب روپے تک کی آمدنی ہو گی۔ قرضوں اور ان کے سود کی رقم ایک کھرب اور ۱۱۰۔ ارب روپے ہے۔

○ واپڈا کے ممبر پاور مسٹر جاوید اختر کو جبری رخصت پر بھیج دیا گیا ہے ان سے فوری طور پر چارج لے لیا گیا ہے۔

سپریم کورٹ کے سابق چیف جسٹس مسٹر جسٹس محمد افضل ظلہ نے کہا ہے کہ مارشل لاء کے بعد حکومتوں کی تبدیلی کے باوجود دور اچھا ہی رہا ہے۔

○ اسرائیل نے لبنان کی سرحد پر ٹینکوں توپوں اور جدید اسلحہ سے لیس اسرائیلی فوجیں تعینات کر دی ہیں۔ اسرائیلی وزیر اعظم نے کہا ہے کہ حزب اللہ نے معاہدے کی خلاف ورزی کی ہے اس نے راکٹوں سے حملے جاری رکھے تو جوابی اقدامات پر مجبور ہوں گے۔

○ روسی سرحدی محافظوں سے جھڑپوں میں ۱۲۔ راسخ العقیدہ تاجک مسلمان جاں بحق ہو گئے۔ کوئی روسی زخمی نہیں ہوا۔

○ برطانیہ کا ایک ہیلی کاپٹر دھند میں پھنس کر تباہ ہو گیا اس سے ۲۹۔ اعلیٰ سول اور فوجی افسر ہلاک ہو گئے۔ ہلاک شدگان کا تعلق آئرش چھاپہ ماروں کے دہشت گردی پر کنٹرول کے شعبوں سے تھا۔

○ بھٹو مرحوم کے سابق مشیر راجہ انور نے الزام عائد کیا ہے کہ شاہنواز بھٹو کی موت کا ذمہ دار مرتضیٰ ہے۔ مرتضیٰ نے پی ایل او سے ملنے والا زہر شاہنواز کے پاس رکھ دیا۔ بیگم سے جھگڑے کی وجہ سے وہ غلطی سے اسے کھا گیا۔

○ پنجاب کے سکولوں کالجوں میں گرمی کی تعطیلات شروع ہو گئی ہیں لیکن بعض نجی سکولوں نے شدید ترین گرمی کے باوجود چھٹیاں نہیں کیں۔

○ گوراڈزے سے اپنے باقی ماندہ فوجی ہٹانے سے انکار کے نتیجہ میں بوسنیا کے بارے میں تازہ امن بات چیت منعقد کرنے کی بجائے مسترد کر دی گئی۔ بوسنیا نے کہا ہے کہ جب تک سرب اپنے فوجی معاہدے کے مطابق باہر نہیں نکال لیتے وہ مذاکرات میں شرکت نہیں کریں گے۔

منتقلی حماد کلینک

حماد کلینک کمیٹی مارکیٹ گولبازار ربوہ سے سراج مارکیٹ اقصیٰ چوک ربوہ میں منتقل ہو گیا ہے۔ جہاں ڈاکٹر عبدالخالق خالد مریضوں کا طبی معائنہ و علاج معالجہ کریں گے
اوقات مشورہ : 6 بجے شام تا 9 بجے رات

SLEEPLESSNESS TAB
بفضل خدا پرسکون نیند اور اعصابی تھکان اور پٹھوں کی درد کیلئے مفید ٹانک

COLIC REMEDY
پیٹ درد۔ گردہ کی درد اور ایام کی درد کیلئے بفضل خدا بیحد مفید۔ گھر پر ضرور رکھیں

بھٹی ہومیو پیتھک کلینک
دارالیمین وسطی صبح ۷½ تا ۹½ بجے
رحمت بازار صبح ۹½ تا ۱۲½ بجے
شام ۶ تا ۹

موزوں قطعہ زمین برائے فروخت
سول لائنز راولپنڈی میں راشد منہاس روڈ (میورروڈ) پر واقع ایک نہایت باموقع اور موزوں قطعہ زمین رقبہ چار کنال فوری فروخت کیلئے دستیاب ہے۔
رابطہ راولپنڈی :
سید ناصر احمد فون : 563022

رابطہ ربوہ :
معرفت دفتر الفضل
فون : 449